خاکا

خاکا انگریزی لفظ کا ترجمہ ہے۔ شخصی خاکے کے لیے انگریزی میں Personal sketch کی اصطلاح رائج ہے۔ اردو میں خاکے کے لیے جو اصطلاحیں رائج ہیں وہ 'مرقع اور قلمی' تصویر ہیں۔ یہ آج تک خاکا میں رائج ہے۔ خاکا ایسی نثری تحریر کو کہتے ہیں جس میں کسی شخصیت کی منفرد اور نمایاں خصوصیات کو اس انداز سے بیان کیا جاتا ہے کہ متذکرہ شخصیت کی مکمل تصویر آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ ساتھ ہی اس میں متذکرہ شخصیت کے خیالات، تصورات اور افکار و نظریات، پلاٹ، کردار، عادات و اطوار سب کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ خاکے کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ متعلقہ شخصیت کی ظاہری و باطنی خصوصیات کے نمایاں اوصاف کو بیان کیا جائے جو اس کی انفرادیت اور شناخت کا ذریعہ ہیں۔

خاکا نگار کو غیر جانبدار ہونا چاہیے۔ اس لیے خاکا نگار کا فرض اولین ہوتا ہے کہ وہ کسی شخصیت کی خوبیوں اور خامیوں یعنی دونوں پہلوؤں کو بیان کرتا ہے۔ ورنہ شخصیت کی مکمل تصویر سامنے نہ آسکے گی جو خاکا نگاری کا اصل مقصد ہے۔

اردو میں خاکا نگاروں کی تعداد کافی ہے۔ ڈپٹی نذیر احمد، محمد طفیل، شاہد احمد دہلوی، رشید احمد صدیقی، صبوحی، محمد حسن اور احمد یوسف وغیرہ قابل ذکر خاکا نگار ہیں۔

مولانا ولایت علیؒ

وہابی تحریک کی تاریخ کم سے کم 1831ء سے 1858ء تک بہت حد تک خاندان صادق پور، پٹنہ سیٹی کے ولایت علی وعنایت علی کی جدوجہد کی تاریخ ہے۔ اس مشن کی ترقی وسربلندی کے لیے ان کے بے نفسانہ جوش اور تحریک کی خدمت میں ان کی طرح طرح کی قربانیوں کی سر ولیم ہنٹر نے بھی کھلے دل سے تعریف کی ہے۔

یہ دونوں صادق پور پٹنہ سیٹی کے فتح علی کے فرزند تھے۔ بڑے بیٹے ولایت علی 1205ھ 91-1790ء میں پیدا ہوئے۔ ان کا قد اوسط، رنگ سانولا اور تن وتوش بھاری تھا۔ داڑھی رکھتے تھے بھنویں جڑی ہوئی تھیں۔

تحصیل علم: چار برس کی عمر میں مکتب میں بٹھائے گئے۔ ذہانت وذکاوت وافر سے سات برس کی عمر میں آپ کی استعداد اس حد تک پہنچی کہ مقررہ معلم سے آپ کی تشفی نہ ہونے لگی اور آخرش آپ کے والد بزرگوار مولوی فتح علی صاحب نے آپ کا سبق اپنے ذمہ لیا۔ پھر وہ لکھنؤ بھیج دیے گئے۔ جہاں فرنگی محل کے عالم اشرف علی سے تعلیم حاصل کی۔ یہیں وہ سید احمدؒ سے ملے اور بیعت کی۔

شباب : اوائل عمری میں آپ بڑے بانکے تھے۔ آپ کا لباس وپوشاک لکھنؤ کے بانکوں سا تھا۔ اونچی چولی کا انگرکھا اور چوڑی دار پائجامے زری کے کام کا ٹخنے ڈھکے ہوئے پہنا کرتے اور صاحب زادوں کی طرح سونے کی انگوٹھیاں اور چھلے انگلیوں میں ڈالے رکھتے اور خوشبو اور عطریات سے بسے رہتے۔ آپ کے نانا مولوی رفیع الدین حسین صوبہ بہار کے آخری ناظم تھے اور جناب ولایت علی اپنے نانا کے بڑے لاڈلے تھے۔

ولایت علی کی پہلی شادی پندرہ سال کی عمر میں بی بی امیرن دختر مقصود علی ساکن قصبہ لبنا پکھولی، ضلع آرہ سے ہوئی۔ وہ لاولد وفات پاگئیں۔ ولایت علی نے دوسری شادی اپنے دکن کے قیام میں ایک مقامی امیر مرزا وحید بیگ کی بیٹی سے کی۔ اس شادی سے ان کی کئی اولادیں ہوئیں۔ پھر نکاح بیوگان کی سنت کو جاری کرنے کے لیے انھوں نے الٰہی بخش کی بیوہ دختر سے بھی شادی کی۔ یہ مقامی مسلمانوں کے اعلیٰ خاندانوں میں نکاح بیوگان کی پہلی مثال تھی۔

1826ء کا سنہ آیا تو سید احمد صاحب نے آزاد قبائل کی طرف روانہ ہونے کا منصوبہ بنایا اور جب عازم ہجرت ہوئے تو مولانا ولایت علی بھی دوسرے ہمراہیوں کے ساتھ ہم رکاب ہوگئے۔ سید صاحب نے راجستھان کے راستے سے جانے کا پروگرام بنایا کہ پنجاب سے ہوکر جانا آسان نہ تھا۔ اس موقع پر مولانا ولایت علی کو کابل کا سفیر بنا کر بھیجا۔ مگر کچھ دنوں کے بعد وہاں سے بلا کر حیدر آباد میں تحریک کی تبلیغ و تنظیم کا کام سپرد کر کے متعین فرمادیا۔ چنانچہ ولایت علی بحسن وخوبی ان کاموں کو انجام دے رہے تھے کہ بمبئی میں بالاکوٹ کے دردانگیز سانحہ شہادت کی خبر ملی۔ ان خبروں نے ولایت علی کو مجبور کردیا کہ وہ پٹنہ آکر جماعت کی مزید تشکیل وترتیب میں اپنے آپ کو وقف کردیں۔

پٹنہ پہنچ کر ولایت علی نے تحریک کی تنظیم نو اپنے ہاتھ میں لی۔ بہت سے لوگوں نے ولایت علی کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی۔ انھوں نے مقامی مسجد ٹموہیاں کو جو پٹنہ میں وہابیوں کا ایک اہم مرکز تھی، محمد حسین کے ذمہ کیا اور اضلاع مظفر پور، دربھنگہ اور چھپرہ میں بھی تحریک کی ذمہ داری انھیں کو سونپی اور شہر کی ایک اور مسجد فخرالدولہ میں نماز جمعہ دوبارہ جاری کی۔

مولانا ولایت علی نہایت ہی سرگرمی کے ساتھ مرکز کے کاموں میں منہمک تھے کہ 1844ء کا سنہ آگیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ سکھ حکومت کے خلاف انگریزوں کی سازشیں کامیاب ہورہی تھیں اور گلاب سنگھ ڈوگرا والی جموں کی انگریز پرستی کھل کر سامنے آگئی تھی۔ کچھ عجب طرح کی بے بسی اور افراتفری کا عالم تھا کہ سید ضامن شاہ رئیس بالاکوٹ نے جب اپنے علاقہ کے استحفاظ کی خاطر مدافعانہ کارروائیاں شروع کیں تو گلاب سنگھ ڈوگرا سے ٹکر ہوگئی۔ اس ٹکر میں جب ضامن شاہ نے اپنی پسپائی کا احساس کیا تو مولانا ولایت علی سے امداد کا طالب ہوا۔ مولانا نے پانچ سو مجاہدوں کا ایک جتھا مرتب کر کے اپنے بھائی مولانا عنایت علی کی قیادت میں بالاکوٹ روانہ کیا۔ مگر مولانا ولایت علی کو کچھ ایسی خبریں ملیں کہ دل سکون نہ ہوا اور صادق پور مرکز کی ساری ذمہ داری اپنے چھوٹے بھائی مولانا فرحت حسین کے سپرد کر کے خود بالاکوٹ کے لیے روانہ ہوگئے۔ مولانا کی کمانداری میں جنگ کا یہ نقشہ ہوا کہ گلاب سنگ کی فوجوں کو شکست پر شکست ہونے لگی۔ یہ نقشہ دیکھ کر ضامن شاہ کے دل میں مجاہدوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کھٹکنے لگی اور اس نے غدرانہ روش اختیار کرنا شروع کردی۔ یہی وہ زمانہ تھا کہ منصوبہ الحاق کے تحت انگریزی فوجیں پنجاب میں گھسنے لگی تھیں۔ بدلتے ہوئے حالات میں جس انگریزی سامراجی حکومت نے مہاراجہ رنجیت سنگھ اور رانی چندرا کو برداشت نہیں کیا وہ مولانا ولایت علی کو کیوں کر برداشت کرسکتی تھی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ انگریزوں نے ضامن شاہ کی اقتدار

پرستانہ ذہنیت سے فائدہ اٹھا کر اس کو آلۂ کار بنالیا اور پھر 1850 میں استھانہ کے لیے عازم ہجرت ہوئے اور دہلی پہنچے۔ یہاں انھوں نے جامع مسجد فتح پوری کے قریب ایک وسیع مکان میں قیام فرمایا۔ دورانِ قیام میں روزانہ وعظ کا سلسلہ قائم رہتا۔ اس مجلس وعظ میں بادشاہ بیگم زینت محل کے استاد مولانا امام علی اور دہلی کے مشہور اردو شاعر حکیم مومن خاں مومن بھی اکثر شریک ہوا کرتے تھے۔ مولانا کے وعظ و پند سے متاثر ہو کر یہ دونوں حضرات مولانا سے بیعت کے بعد حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔ دہلی سے وہ اپنی منزلِ مقصود استھانہ پہنچ تو گئے مگر زیادہ دنوں تک زندگی نے وفا نہیں کی اور 5 رنومبر 1852 میں بعمر 64 برس رحلت فرما گئے۔ستھانہ میں ہی مدفون ہوئے۔

('تذکرہ صادقہ' اور 'ہندوستان میں وہابی تحریک' سے ماخوذ)

لفظ و معنی

ملبوسات	۔	لباس و پوشاک
صاحب زادہ	۔	بیٹا
ترویجِ دین	۔	دین کی اشاعت
بارِ عظیم	۔	بڑا بوجھ
حلت	۔	حلال ہونا
حرمت	۔	حرام ہونا
شجاعت	۔	بہادری
ذکاوتِ وافر	۔	بے انتہا ذہانت
قائد	۔	رہنما، قیادت کرنے والا
رنگ محل	۔	لکھنؤ کی ایک قدیم درس گاہ کا نام
ہم رکاب	۔	سفر میں ساتھ رہنے والا
استحفاظ	۔	تحفظ کی چاہت
والیِ جموں	۔	جموں کا حاکم

آپ نے پڑھا

- جنگِ آزادی کے ایک مجاہد مولانا ولایت علی کا حال آپ نے گزشتہ صفحات میں مختصر طور سے پڑھا۔
- آپ نے پڑھا کہ ان کا تعلق علمائے صادق پور سے تھا۔ یہ ایسے علماء تھے جنہوں نے انگریزوں کے خلاف لڑائی میں کھل کر حصہ لیا۔
- آپ نے کچھ ایسے ہندوستانی راجاؤں کا حال بھی پڑھا جنہوں نے اپنی سہولت اور ہوس کی خاطر انگریزوں کا ساتھ دیا تھا۔

آپ بتائیے

1. مولانا ولایت علی صادق پوریؒ کب پیدا ہوئے؟
2. مولانا ولایت علی صادق پوریؒ کے والد کا نام کیا تھا؟
3. مولانا ولایت علیؒ نے تحصیل علم کی شروعات کس عمر سے کی؟
4. مولانا ولایت علی صادق پوریؒ کے نانا کا نام بتائیں۔
5. مولانا ولایت علی صادق پوریؒ نے کتنی عمر پائی اور کہاں وفات پائی؟
6. مولانا ولایت علی صادق پوریؒ کا ہم عصر والی جموں و کشمیر کون تھا؟
7. گلاب سنگھ کون تھا؟ اپنی واقفیت کا اظہار کیجیے۔
8. مولانا ولایت علی صادق پوریؒ کے فن حرب سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجیے۔
9. مولانا ولایت علی صادق پوریؒ کے مکان پر کافی تعداد میں طلبا ہوتے تھے۔ ان کے کھانے پینے کا نظم کہاں سے ہوتا تھا؟
10. مولانا ولایت علی صادق پوریؒ اور گلاب سنگھ کی جنگ کہاں ہوئی تھی؟
11. انگریزوں نے مولانا ولایت علی صادق پوریؒ کی جمعیت کو توڑنے کی کوشش کی۔ کیوں؟
12. حضرت مولانا اسمٰعیل شہیدؒ سے مولانا ولایت علی صادق پوریؒ نے کس مضمون میں استفادہ کیا؟
13. مولانا ولایت علی صادق پوریؒ نے کتنی شادیاں کیں اور پہلی شادی کے وقت آپ کی کیا عمر تھی؟
14. سید احمدؒ نے مولانا ولایت علی صادق پوریؒ کو ہندوستان کے کس علاقہ کی خلافت عطا کی تھی؟
15. ضامن شاہ نے غدارانہ روش کیوں اختیار کی؟

16. دہلی میں قیام کے دوران مولانا ولایت علی صادق پوریؒ کے وعظ کی مجلس میں شریک اور اہم شخصیتوں کے نام بتائیں؟

17. بالاکوٹ روانگی کے وقت مولانا ولایت علی صادق پوریؒ نے صادق پور مرکز کی ذمہ داری کس کے سپرد کی؟

مختصر گفتگو

1. مولانا ولایت علی کی ابتدائی زندگی کے احوال قلم بند کیجیے۔
2. مولانا ولایت علی صادق پوری کی غذا اور لباس کے بارے میں بتائیے۔
3. جنگ آزادی میں جن علماء نے حصہ لیا ان میں سے چند سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجیے۔

تفصیلی گفتگو

1. جنگ آزادی میں علمائے صادق پور کی خدمات پر روشنی ڈالیے۔
2. مولانا ولایت علی نے جنگ آزادی کی لڑائی میں کس طرح حصہ لیا؟ سمجھا کر لکھیے۔
3. جنگ آزادی میں مولانا ولایت علی کی معاونت کن لوگوں نے کی؟ اور کن لوگوں نے ان کی مخالفت کی؟

آئیے، کچھ کریں

1. اپنے استاد اور ساتھیوں کی مدد سے 'وہابی تحریک' کے بارے میں مزید باتیں جاننے کی کوشش کیجیے۔
2. تحریک آزادی میں علمائے صادق پور کی جو خدمات رہیں، ان کے بارے میں مزید کتابیں پڑھیے۔

ASEL SOLUTIONS ABSOL PATNA